انمول تحفہ
از
عبدالاحد

از

عبدالاحد

مکان نمبر A-34 گنوری روڈ بھوپال

نام کتاب انمول تحفہ

نام مولف: عبدالاحد

ای میل: abdulahad.bpl@gmail.com

صفحات: ۴۸

سن اشاعت ۲۰۱۸

کمپوزنگ: ممتاز احمد مدھوبنی

سرورق: اعظم علی

مطبع: شبد انٹرپرائزیز بھوپال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

نصیحت کو غور سے سنئے اور سن کر کسی اور کو سنا دیجئے
اس سے نصیحت کا حق ادا ہو جائے گا

عبدالاحد ولد حاجی عبدالصمد صاحب (استاد)

کچھ اپنے قلم سے

الحمدللہ! سرزمین بھوپال ہمیشہ سے ہی دینی، علمی وادبی تعلق سے ہندوستان کا اہم مرکز رہا ہے۔ دینیات اور علم وادب کے فروغ میں بھوپال کی بیگمات اور نوابوں کا تعاون ناقابل فراموش رہا ہے۔ ہم لوگ جمعراتی قدرمیاں کے محل میں رہا کرتے تھے میری پیدائش ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو قدرمیاں کے محل میں ہوئی۔

میں نے ندوۃ العلماء لکھنو اور دارالعلوم تاج المساجد بھوپال میں تعلیم حاصل کی۔ ادیب ۱۹۵۵ء میں اور ادیب ماہر ۱۹۵۶ء میں بھوپال سے کیا۔ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی سے میٹرک کی ڈگری ۱۹۵۷ء میں حاصل کی۔ اسی دوران جناب حضرت پیر ننھے میاں صاحب (مرحوم) مجددی، عبدالرحمٰن صاحب (ایا میاں)، قاری عبدالرؤف صاحب اور عبدالرشید صاحب مسکین جیسے بزرگان دین کی صحبت اوران کی سرپرستی میں لکھنے اور پڑھنے کا شوق پیدا ہوا لیکن گھریلو ذمہ داریوں اور کاروباری مشغولیات میں تقریباً ۵۰ سال کا طویل عرصہ گزر گیا اور علمی وادبی شوق پروان نہ چڑھ سکا۔ اب الحمدللہ تمام ذمہ داریوں سے فارغ ہونے کے بعد اپنے علمی وادبی ذوق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی جسارت کرر ہا ہوں۔ یہ کتابچہ جو آپ کے ہاتھ میں اس کو شیخ سعدیؒ اور دیگر حضرات کے مقولات نقل کئے ہیں ان سب کو جمع کر کے ایک کتابچے کی شکل دی ہے تاکہ آپ حضرات وقتاً فوقتاً کچھ وقت نکال کر اس کو پڑھیں گے تو انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

عبدالاحد

گنوری (بھوپال)

میرے والد صاحب مرحوم

اللہ کے فضل وکرم سے میرے والد محترم حاجی عبدالصمد صاحب (استاد) مرحوم کو پہلوانی اور دنگل کرانے کا بہت شوق تھا۔ آپ اپنے دور کے بہترین اور کامیاب پہلوانوں کے استاد تھے اور اپنے شاگردوں کی کھلائی پلائی کا اپنے خرچ پر اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپ کے کئی شاگردوں نے پہلوانی میں کافی نام پیدا کیا۔ میرے والد بزرگوار نے بھوپال کے علاوہ کئی دیگر شہروں جے پور، پنجاب اور لاہور وغیرہ سے پہلوانوں کو مدعو کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے میرے والد صاحب بے نظیر گراؤنڈ میں اکثر دنگل منعقد کرواتے تھے جس میں مہمان خصوصی کے طور پر نواب حمیداللہ خاں صاحب اور ان کی بڑی بیٹی بیگم عابدہ سلطان کی بھی تشریف آوری ہوتی تھی۔

والد صاحب کے بھوپال میں کئی ہوٹل ہوا کرتے تھے جس میں دو ہوٹل کافی مشہور تھے سلامیہ ہوٹل (صمد ہوٹل) جمعراتی گیٹ میں واقع تھا۔ دوسرا احد ہوٹل ابراہیم پورہ میں ہوا کرتا تھا جس میں بھوپال کے نامور شعراء اور ادیبوں کا اہم مرکز ہوا کرتا تھا۔

انسان کی پہچان

جب سے حضرت انسان نے اس زمین پر رہائش اختیار کی وہ ایک دوسرے کی جاننے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ دنیا میں کامیاب زندگی گذارنے کے لئے ایک دوسرے کو جاننا بہت ضروری ہے۔سب سے زیادہ نقصان پہونچانے اور دکھ دینے والی مخلوق انسان ہی ہے۔

تو لاکھ پیار کے منتر پڑھتا رہے ساجد
جن کی فطرت میں ہو ڈسنا وہ ڈسا کرتے ہیں

ایسی کئی چیزیں ہیں جن کی مدد سے انسان سمجھا جا سکتا ہے مثلاً انسان گانوں سے بھی پہچانا جاتا ہے جو ہر وقت گنگناتا رہتا ہے کہ کتابوں کا شوق رکھنے میں کبھی انسانوں کی لباس سے پہچان ہوتی ہے اور کسی انسان کی فطرت کو پہچاننا ہو تو یہ دیکھئے کہ اس کا اپنے محسن کے ساتھ کیا رویہ ہے، دوستوں سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ انسان کو پہچاننا بچوں کا کھیل نہیں۔ دانشوروں نے اس حوالے سے یہ جملہ بھی لکھ رکھا ہے جسے جھٹلانا شاید ممکن نہیں۔فرماتے ہیں کہ ہوا اتنی جلدی اپنا رخ نہیں بدلتی جتنی جلدی انسان بدل جاتا ہے۔کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔ جہاں تک بن پڑے لوگوں کا مطالعہ کرتے رہئے۔

شرعی اعتبار سے تین باتیں بتائی گئی ہیں۔

(۱) پڑوسی ہو

(۲) سفر ساتھ کیا ہو

(۳) کوئی معاملہ لین دین یا کسی اور قسم کا معاملہ۔ اس سے بھی انسان کی خوبیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی ملتے ہیں

میں نے پھل دیکھ کے انسانوں کو پہچانا ہے
جو بہت میٹھے ہوں اندر سے سڑے ہوتے ہیں

لے لے کے نام خدا چلاتے ہیں
پھر بھی اثرِ دعا نہیں پاتے ہیں

کھاتے ہیں لقمہ حرام اور پڑھتے ہیں نماز
کرتے نہیں پرہیز دوا کھاتے ہیں

ہزار انسان قصر شاہی سے وابستہ ہو جائے
لڑکپن جن میں گذرا ہے وہ گلیاں یاد آتی ہیں

☆☆☆

مسواک کرنے کے فوائد

☆ رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت ہے۔

☆ منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔

☆ بلغم کا خاتمہ کرتی ہے۔

☆ نگاہ تیز کرتی ہے۔

☆ آواز صاف کرتی ہے۔

☆ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔

☆ ہاضمہ بہتر بناتی ہے۔

☆ تلاوت اور ذکر واذکار میں نشاط اور تازگی پیدا کرتی ہے۔

☆ نامہ اعمال کی رضا اور ایمان پر خاتمے کا سبب ہے۔

ناخن کاٹنے کا سنت طریقہ

داہنے (سیدھے) ہاتھ کی شہادت انگلی سے شروع کرے اور چھنگلی (چھوٹی انگلی) پر ختم کرے۔ پھر بائیں (الٹے) ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اس کے بعد داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹے اور پیر کے ناخن کاٹنے سے متعلق کوئی ترتیب نہیں بہتر یہ ہے کہ پیر کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اس ترتیب سے ناخن تراشے۔ یعنی داہنے پیر کی چھنگلی (چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں پیر کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کرے۔

یاد رکھیں: جمعہ کے دن غسل سے قبل ناخن کاٹنا افضل ہے۔ پندرہ دن پر ناخن کاٹ لینے چاہئے، چالیس دن سے زائد ناخن نہیں بڑھانے چاہئے۔ بدھ کے دن ناخن کاٹنا درست نہیں۔ البتہ اگر ۳۹ واں دن ہوگیا ہے اور ناخن نہیں کاٹا ہے اور وہ دن بدھ کا ہے تو بھی ناخن کاٹ لے، ناخن کاٹ کر ہاتھ پاؤں ضرور دھولیں۔

شیخ سعدیؒ

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ شیراز میں پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم والد ماجد کی نگرانی میں شیراز میں ہوئی۔آپ کے والد اچھی تربیت کے خیال سے آپ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔اس لئے بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے عبادت کا ایسا شوق پیدا ہو گیا تھا کہ رات رات بھر تلاوت قرآن اور نوافل میں مشغول رہتے تھے۔ایک رات کو والد ماجد کے ساتھ عبادت میں مشغول تھے اور گھر کے تمام لوگ غافل سو رہے تھے۔آپ نے والد سے کہا کہ آپ دیکھئے یہ لوگ بے خبر سو رہے ہیں کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔والد نے فرمایا اے میرے بیٹے دوسروں کی غیبت کرنے سے تو یہ بہتر تھا کہ تم بھی سو رہے ہوتے۔ظاہر ہے شیخ سعدی پر والد کی اس مشفقانہ نصیحتوں کا اچھا اثر پڑا ہوگا۔

نصیحتیں

☆ دوسروں کو خوشی دینا یا ان کی خوشی پوری کرنا سب سے اچھا احسان ہے اور احسان وہ کرتا ہے جو بلند مرتبے والا ہوتا ہے۔

☆ غرور کا سبب اکثر مغرور شخص کی کم نظری ہوتی ہے۔غرور کیا ہے حق بات سے انکار کرنا۔لوگوں کو ذلیل سمجھنا۔

☆ ایک دوست نے دوسرے دوست سے کہا کہ آج کل انسانوں کو شیطان بہت بہکا رہا ہے پہلے دوست نے کہا لاحول پڑھا کیجئے۔

دوسرے نے جواب دیا مگروہ مردودتو لاحول پروف ہوگیا ہے۔

☆ نیک اولاد جوانی میں مسرت کا سبب اور ضعیفی میں تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

☆ دشمنی دل میں رکھنا انگارے کوراکھ میں دبانا ہے جب بھی راکھ ہٹاؤ گے انگارہ سرخ نکلے گا۔

☆ چار چیزیں جس کومل جائیں وہ خوش نصیب ہے۔

فرمانبردار نیک بیوی　　وطن میں خودکا کاروبار

ذاتی مکان　　فرمانبرداراولاد

☆ برداشت کرنا بزدلی نہیں زندگی کاایک قیمتی اصول ہے۔

☆ مسرت اور خوشی ایسے عطر ہیں جنہیں جتنا زیادہ آپ دوسروں پر چھڑکیں گےاتنی ہی زیادہ خوشبوآپ کے اندرآئے گی۔

☆☆

دنیا کی پہلی عید

پہلی عیداس خوشی میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق دی اور دوسری عیداس واقعے کی یاد میں کہ جب حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو محض اللہ کی خوشنودی میں ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔اس وقت سے مسلمانوں میں یہ دوعیدیں رائج ہیں۔

اسلام کی سب سے پہلی عید یکم شوال ۲ ہجری بمطابق ۲ مارچ ۶۳۴ء کے دن منائی گئی۔منگل کا دن تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے نکل کر تقریباً ایک ہزار گز کے فاصل پر کھلے میدان میں نماز عید ادا فرمائی۔

☆ خاموش رہنا جھوٹ بولنے سے ہزار درجے بہتر ہے۔

☆ یادیں تلخ بھی ہوتی ہیں اور شیریں بھی (کھٹی میٹھی)

☆ شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر مکا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

☆ وصیت کو پوشیدہ رکھنا جواں مردی ہے۔

☆ نصیحت وہ سچی بات ہے جسے ہم کبھی غور سے نہیں سنتے اور خوشامد ایک بدترین دھوکہ ہے جسے ہم پوری توجہ سے سنتے ہیں۔

☆ انسان انسان کو دھوکا نہیں دیتا بلکہ انسان کو وہ امیدیں ان سے دھوکہ دیتی ہیں جو دوسروں سے لگا تا ہے۔

☆ ہم غرور کی جام میں مست ہیں اور اس کا نام ہم نے ہوشیاری رکھ لیا ہے۔

☆ جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے اس سے بڑا کمینہ کوئی نہیں۔

☆ کسی کے ہاتھ اور زبان سے کیا یہ بات ممکن ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کی ذمہ داری پوری کر سکے۔

☆ آنکھ سے گرا آنسو نظروں سے گرا انسان واپس نہیں آتے۔

☆ جب ہم میں سے دولت اور شہرت کی ہوس ختم ہو جائے گی اس وقت ہم بہترین انسان بن جائینگے۔

☆ دنیا ایک لاش ہے۔ کتے اسے بھموڑ رہے ہیں اگر تم دور رہو گے تو محفوظ رہو گے۔ اگر تم بھی بھموڑنے میں شامل ہو گئے تو کتے تم سے ضرور لڑیں گے۔

☆ یہ کتنے ستم کی بات ہے کہ ہماری بہت سی رسمیں خود ہماری ایجاد کردہ ہیں اور ہم خود ہی ان رسموں سے بیزار رہتے ہیں لیکن انہیں چھوڑتے نہیں۔

☆☆☆

شادی

شادی کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ شادی دو دلوں کا سودا نہیں، دو دلوں کا جوڑنا ہے۔ شادی کا معاملہ دراصل پہلے ہی آسمان میں طے ہو چکا ہوتا ہے۔ عمل زمین پر ہوتا ہے۔

علاج بالغذا

علاج بالغذا کے تناظر میں ایک طبیب حاذق حکیم احمد ملتانی نے کیا خوب کہا ہے ۔

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے
اگر تجھ کو لگے جاڑے میں سردی تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو ہو محسوس معدے میں گرانی تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی
اگر خون کم بنے اور بلغم زیادہ تو کھا گاجر، چنے، شلجم زیادہ
جو بد ہضمی میں چاہے افاقہ تو لے ایک یا دو وقت کا فاقہ
جو ہو پیچش تو پیچ اس طرح کس لے ملا کر دودھ میں لیمو کا رس لے
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
جگر میں ہو اگر گرمی دہی کھا اگر آنتوں میں ہو خشکی تو گھی کھا
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
جو طاقت میں کمی ہوتی ہو محسوس تو پھر ملتانی مصری کی ڈلی چوس
زیادہ گر دماغی ہو تیرا کام تو کھایا کر ملا کر شہد اور بادام
اگر ہو دل کی کمزوری کا احساس مربہ آملہ کھا اور اناس

اگر گرمی کی ہو شدت زیادہ　　تو کھا گلقند، گھی، شربت زیادہ
جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے　　تو کر نمکین پانی کے غرارے
اگر ہے درد سے دانتوں کے بیکل　　تو انگلی سے مسوڑھوں پر نمک مل
ذیابیطس اگر تجھ کو ہے مارے　　تو جامن تازہ کھا اور لے نظارے
اے ہندی گر ہو دنیا سے پریشاں　　خدا کی یاد سے کر دل کو شاداں

دل

☆ **دل**: دو حرفوں کا مجموعہ ایک چھوٹا سا لفظ ہے اس میں دنیا بھر کی خواہشات چھپی رہتی ہیں۔

☆ بزرگوں کا قول ہے خاموشی روح کے لئے وہ ہی درجہ رکھتی ہے جو نیند جسم کے لئے۔

☆ بغیر معقول وجہ کے بچوں کو خود سے دور یعنی تعلیم کے لئے باہر یا بورڈنگ میں یا پرورش کے لئے کسی رشتہ دار کے یہاں نہیں بھیجا جائے۔ اس سے بچے بڑے ہو کر والدین کے فرمانبردار نہیں ہوتے۔

☆ جس نے قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھا اس کے ہاتھ میں سارے علوم کی کنجی آ گئی۔

☆ ہمیشہ سچ بولو تا کہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

☆ بوڑھے آدمی کی رائے نوجوانوں کے ارادوں سے بھی مضبوط بلکہ مضبوط تر ہوتی ہے۔

☆ دعا مانگتے رہو کیونکہ ممکن اور ناممکن تو ہماری سوچ میں ہے۔اللہ تعالیٰ کے لئے تو کچھ بھی ناممکن نہیں۔

☆ بے وقوف عورت اپنے شوہر کو غلام بناتی ہے اور خود غلام کی بیوی بنتی ہے۔عقل مند عورت اپنے شوہر کو بادشاہ بناتی ہے اور خود ملکہ بنتی ہے۔

☆ رشتے کبھی قدرتی موت نہیں مرتے ان کو ہمیشہ انسان ہی قتل کرتا ہے۔کبھی نفرت سے کبھی نظر اندازی سے اور کبھی غلط فہمی سے۔

☆ لوگوں کے سامنے مسکراتے رہا کرو اور اللہ کے سامنے گڑگڑا کر رویا کرو۔ کیونکہ دنیا مسکرانے والوں کو پسند کرتی ہے اور اللہ رونے والوں کو۔

☆ برائی رنج وغم کا ٹھکانا ہے۔نیکی خوشی اور سکون کا سرچشمہ ہے۔

تل

تلوں سے خوبصورتی کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔بعض لوگ تلوں کو خوش قسمتی کا باعث قرار دیتے ہیں۔

نادر شاہ درانی کا بیٹا محمد شاہ کے خاندان کی ایک لڑکی پر فدا ہو گیا جسے اس کے باپ نے برا سمجھا، اپنے عشق کے جواز میں وہ لڑکی کے حسن کی تعریف کی بنیاد اس کے رخسار پر تل پر رکھتے ہوئے اپنی عاشقی کو جائز قرار دیتا ہے۔ نادر شاہ نے کہا کہ تم ایک چھوٹے سے تل کے لئے ایک پوری عورت کو لا رہے ہو۔

ہیرے کو پہچاننے والا ہی ہیرے کی قدر کرتا ہے۔

☆☆☆

نصیحتیں

☆ جو کچھ آپ کو قدرتی طور پر ملا ہے آپ اس سے مطمئن رہیں۔ آپ دوسروں کی کاریں، کوٹھیاں دیکھ کر نہ ترسیں۔

☆ دل کا درد اور گھر کی باتیں کسی سے نہ کہیں۔

☆ زندگی نام ہے ناخوش گواریوں کو خوش گواری کے ساتھ قبول کرنے کا یعنی زندگی کا سامنا کرنے کا سب سے زیادہ ناقص طریقہ یہ ہے کہ حقارت کے ساتھ اس کا سامنا کیا جائے۔

☆ گالی دینے والے کو گالی سنا بھی پڑتی ہے۔

☆ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔

☆ بیماری کی حالت میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو۔

☆ جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے حسب نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

☆ جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کو شرمندہ نہ کرو۔

☆ صبر و قناعت ہی حقیقی قوت ہے۔

☆ عورت کے آنسوؤں کو روکنا سمندر کے غضبناک طوفان کو روکنے سے زیادہ مشکل ہے۔

☆ اتنا کھاؤ جتنا ہضم کر سکو، اتنا پڑھو جتنا جذب کر سکو۔

☆ صحت ہے تو اس کی حفاظت کرو مرض ہے تو اس کا علاج کرو۔حکیم بوعلی سینا۔

☆ نماز، روزہ بہت اچھا عمل ہے لیکن غرور اور حسد کو دل سے دور کرنا اس کو زیادہ اچھا بناتا ہے۔

☆ لوگوں کو دعا کے لئے کہنے سے زیادہ بہتر ہے ایسے عمل کرو کہ لوگوں کے دل سے آپ کے لئے دعا نکلے۔

☆ ہمیں دنیا میں مقبول بننے کے لئے اپنی سوچوں کو بلندیوں پر لیجانا چاہئے یہی طریقہ ہمیں دنیا میں سب سے زیادہ مقبول بناتا ہے۔

☆ آپ کبھی کسی مصیبت میں نہ پڑیں گے اگر آپ یہ کہہ دیں گے کہ میں غلط بھی تو ہو سکتا ہوں۔

☆ موجودہ دور میں کالجوں کی تعلیم و تربیت کے ماحول سے اسلامی اور

ہندوستانی مشرقی معاشرے پر برے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔مثلاً عورتیں بے پردہ ہورہی ہیں، بیٹے باپ کو خبطی سمجھ رہے ہیں۔اخلاق انسانیت ادب تعظیم جیسے اوصاف ختم ہوتے جارہے ہیں ہرانسان خودکو دوسروں سے افضل سمجھنے لگا ہے۔

دولت کی فراوانی شہرت اور باعث عزت ہونے لگی ہے۔سلام بھی بااثر لوگوں کوکیا جانے لگا ہے۔

- ☆ موت کو یاد رکھنا مرد اورعورت دونوں کے لئۓ ضروری ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ بندے کے ہرعمل کواس کی نیت کے مطابق جانچتا ہے۔
- ☆ ایک شخص کے بارے میں کسی نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنے گھر میں اتنی دولت جمع کررکھی ہے کہ وہاں عزت رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔
- ☆ وہ لوگ سمجھدار نہیں جو اپنی اولاد کیلئے دولت جمع کرتے ہیں،عقلمند وہ لوگ ہیں جو اپنی اولاد کو دولت پیدا کرنے کے لائق بناتے ہیں۔
- ☆ جب انسان کو دولت طاقت کا اختیار مل جاتا ہےتو وہ بدلتا نہیں ہے اس کی اصلیت سامنے آجاتی ہے۔
- ☆ لوگوں کو جس طرح چاہو آزمالو۔ سانپ بچھوؤں سے کم نہیں پاؤ گے (حضرت عثمان)

☆ نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے بروں کی صحبت برے کام سے بدتر ہے (خواجہ معین الدین چشتیؒ)

☆ جب آنکھ کا پانی مرجائے تو انسان انسان نہیں رہتا، اور پانی جب سر سے اونچا ہو جائے تو باضمیر انسان اس صورت حال کو برداشت نہیں کر پاتا ہے۔اس لئے شاعر نے کہا ہے:

شکست کھائے ذرا بھی تو پانی پانی ہو
میں چاہتا ہوں کہ دشمن بھی خاندانی ہو

☆ معافی مانگنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم غلط اور وہ صحیح ہے بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ ہم میں رشتہ نبھانے کی صلاحیت اس سے زیادہ ہے۔

☆ موقع: ایک بادل ہے آیا اور گیا سمجھدار ذہین آدمی موقع سے جائز فائدہ اٹھائے انشاءاللہ کامیاب ہوگا۔(حضرت علیؓ)

☆ غلطی ہو جائے تو ہائے توبہ نہیں اصلاح کی کوشش کرنا چاہیئے۔

☆ بندہ وہ اچھا جو اپنی خطاؤں کا اللہ کے دربار میں معافی طلب کرتا رہے۔

☆ جب اچھے اور برے سب انسانوں کو مرنا ضرور ہے تو وہ اچھا ہے جو نیکی میں آگے بڑھ گیا۔

☆ آخرکار بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہی رہے گا اگر چہ آدمیوں کے ساتھ رہتے

رہتے بوڑھا ہو جائے۔

☆ میں یہ کر سکتا ہوں کہ کسی کے دل کو نہ دکھاؤں، مگر حاسد کو کیا کروں کیونکہ وہ آپ ہی آپ رنجیدہ ہے۔

☆ جو گرے پڑے پر مہربانی نہیں کرتا کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر وہ گر پڑے تو کوئی اس کو سہارا نہ دے گا۔

☆ آزاد لوگوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھہرتا، نہ صبر عاشق کے دل میں ٹھہرتا ہے نہ پانی چھلنی میں۔

☆ بلاؤں میں پھنسنے والے خبردار غم زدہ نہ ہونا۔ خدا کے بہت سے کرم ہیں جو چھپے طور پر ہوتے ہیں۔

☆ جو چھوٹا اپنے بڑے سے لڑتا ہے ایسا گرتا ہے کہ پھر اٹھ نہیں سکتا۔

☆ اگر سچی بات آپ پوچھتے ہیں تو مجھ سے سنئے جس نے دنیا زیادہ دیکھی ہوتی ہے وہ جھوٹ زیادہ بولتا ہے۔

☆ برا چاہنے والوں اور دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ کتے کا منہ لقمہ سے سی دیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ سیاہ دل انسان کو نصیحت کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ لوہے کی میخ پتھر میں نہیں گڑتی۔

☆ جب مانگنے والا تجھ سے رو کر مانگے تو دیدے نہیں تو ظالم زبردستی لے لیگا۔

☆ آدمی کو چاہئے کہ نصیحت کان میں ڈالے رکھے چاہے نصیحت دیوار پر ہی کیوں نہ لکھی ہو۔

☆ بری عادت جس طبیعت میں بیٹھ جاتی ہے وہ مرنے کے سوائے جانہیں سکتی۔

☆ شیر کبھی کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا چاہے غار میں بھوک کی سختی سے مر بھی جائے یعنی بھوک اور عاجزی کو برداشت کرو کمینہ کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔

☆ کیا تم نے نہیں سنا کہ افلاطون نے کیا لکھا ہے۔ چیونٹی وہ ہی اچھی جس کے پر نہ ہوں۔

☆ غصہ اس سلگتی ہوئی لکڑی کے مانند ہے جو دوسروں کو جلانے سے پہلے خود جلتی ہے۔

☆ بہترین انسان عمل سے پہچانا جاتا ہے۔ اچھی باتیں تو برے لوگ بھی کرتے ہیں۔

☆ دنیا میں کامیابی چاہتے ہو تو ماں باپ کی خدمت کرو۔

☆ کسی کو تکلیف نہ دو۔ اس کا دکھ آپ کی دعاؤں میں رکاوٹ بن جائے گا۔

☆ کسی کو نصیحت نہ کرو کیونکہ بے وقوف سنتا نہیں ہے اور عقلمند کو اس کی ضرورت نہیں۔

☆ اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت ضائع نہ کرو۔

☆ اچھا سوچیے اچھا بولئے کیونکہ بدگمانی اور بدزبانی دو ایسے عیب ہیں جو انسان کے ہر کمال کو زوال میں بدل دیتے ہیں۔

☆ حرام کا ایک چھینٹا حلال مال کو حرام کرنے کو کافی ہے۔

☆ دعا مختصر الفاظ میں بھی کی جا سکتی ہے جب دل سے کی جائے۔

☆ بچہ سر سے پیدا ہوتا ہے اور پاؤں سے چلتا ہے۔ آدمی عشق میں پاگل ہوسکتا ہے لیکن پاگل آدمی عشق نہیں کرسکتا۔

☆ ہر کامیاب مرد کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے اور ناکام مرد کے پیچھے عورتوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔

☆ اس دشمن کے دانتوں کا زخم بڑا گہرا ہوتا ہے جو آدمی کو بظاہر دوست معلوم ہوتا ہے۔

☆ بدچلن بڑھیا برے کاموں سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے۔ اور نوکری سے نکالا گیا کوتوال اگر دل آزاری سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے۔

☆ آسمان زمین پر کئی چیزیں نچھاور کرتا ہے اور آسمان کو زمین سے دھول دھواں ملتا ہے۔ ہر برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اس میں ہوتی ہے۔

☆ دنیا میں سب سے زیادہ بزرگ ہستی بظاہر آدمی ہے اور سب سے زیادہ ذلیل ہستی کتا ہے۔ عقلمندوں کی رائے کے مطابق حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔

☆ جو بے نمازی ہے اسے قرض مت دو۔ کیونکہ وہ خدا کا فرض ادا نہیں کرتا۔ تو تمہارا قرض بھی ادا نہیں کرے گا۔ البتہ اگر وہ کچھ مال بطور امانت رکھے تو دیدو۔

☆ جو لڑنے اور بحث کرنے میں چالاک ہو ضروری نہیں کہ وہ معاملات میں بھی ٹھیک ہو۔

☆ بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلدی کرنے والا سر کے بل گرتا ہے۔

☆ جو چیز جلد حاصل ہو جاتی ہے وہ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔

☆ ہر آدمی کو اپنی عقل کامل معلوم ہوتی ہے اور اپنی اولاد خوبصورت ترین۔

☆ چپ رہنا اپنے بھید کو چھپانا اچھا ہے اور دل کا راز کسی سے بیان کر کے یہ کہنا کہ کسی سے مت کہنا نادانی ہے۔

☆ تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے ٹھہرتی نہیں ہیں۔ مال بغیر تجارت کے، علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر دبدبہ کے۔

☆ علم دین کو محفوظ رکھتا ہے، نہ کہ دنیا کا نفع اٹھانے کے لئے۔

☆ دراصل گھمنڈ ایک ایسا مرض ہے جس سے انسان خود کو دوسروں سے اعلیٰ وافضل سمجھنے لگتا ہے اپنے کاموں کو درجہ کمال پر محسوس کرتا ہے اور دوسروں میں اسے عیب ہی عیب نظر آنے لگتے ہیں وہ مرض ہے جو انسان کو خود کی جانچ پڑتال سے روکتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان اپنی صحیح تصویر نہیں دیکھ سکتا۔ دوسروں کو نقصان پہونچانا اپنی کامیابی کا زینہ سمجھتا ہے۔

☆ سونے کو آگ پرکھتی ہے۔ انسان کو مصیبتیں۔

☆ نیکی اور بدی میں فرق کرنا انسان کی سب سے بڑی آزمائش ہے۔

☆ جوان کی خوبی اس کی جسمانی قوت اور انسان کی خوبی اس کا اخلاق ہے۔

☆ آنکھ کے پانی اور سمندر کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

☆ غصہ کرنے والا شیطان کا چیلہ اور غصہ پی جانے والا رحمٰن کا دوست ہوتا ہے۔

☆ بھوک کے ساتھ پرہیز کی قوت نہیں رہتی۔ مفلسی پرہیز گاری کے ہاتھ سے لگام چھڑا لیتی ہے

☆ اللہ تعالیٰ خوش حالی بخشے تو زیادہ شکر کرنا چاہئے اور نئی خواہشات کو بڑھنے نہ دیجئے۔

☆ فاحشہ عورت کو مت اپناؤ چاہے وہ حور ہو۔ راستہ صاف پکڑو چاہے وہ دور ہو

☆ اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے بچ بھی جائے تو دشمن کی بدگمانی سے نہیں بچے گا۔

☆ نیکی بدوں کے ساتھ کرنا ایسی ہے جیسے نیکوں کے ساتھ بدی کرنا۔

☆ نئی عمر کے بچوں کو مستقبل کا اندازہ نہیں ہوتا۔انہیں دل کی زبان میں پیار سے سمجھانا کافی ہے۔

☆ بھوکا شریف پیٹ بھرا کمین اس سے بچو۔

☆ عورت کو گالیاں دینے سے گھر گرہستی نہیں بنتی اور مارنے سے خوشحالی

نہیں آتی۔

☆ اچھا دوست چاہے کتنی بار روٹھے اسے ہر بار منا لینا چاہئے کیونکہ تسبیح کے دانہ چاہے کتنی بار بکھریں چن لئے جاتے ہیں۔

☆ اگر کوئی تم سے بھلائی کی امید رکھے تو اسے مایوس مت کرو کیونکہ لوگوں کی ضرورت کا تم سے وابستہ ہونا تم پر اللہ کا خاص کرم ہے۔

☆☆☆☆

عورت کے وجود سے ہی ہے کائنات میں رنگ دیدہ زیب

عورت ۱۴ سے ۲۰ سال کی عمر میں گلاب کی شگفتہ کلی ہے نسیم سحر کا جھونکا ہے شفاف پانی کا چشمہ ہے اس عمر میں عورت سراپا حسن ہے۔

۲۱ سے ۲۵ سال کی عمر میں ایک سایہ دار درخت جو دھوپ کی گرمی سے پناہ دیتی ہے ایک ایسا جادو ہے جو دوسروں کو زندگی کا احساس دلانے اس کے جذبے شبنم کے قطروں کی طرح پاکیزہ ہوتے ہیں۔

۲۶ سے ۳۱ سال کی عمر میں پھولوں سے لدی شاخ کی مانند ہے جس سے گھر کی آرائش سجاوٹ ہوتی ہے یہ ویرانوں کو زندگی بخشتی ہے اس کی چھت چاندی کی کرنوں کی طرح دلکش ہوتی ہے۔

۳۲ سے ۳۵ سال کی عمر میں اس باعتابی کی مانند ہے جو گلستانِ حیات میں

خوش رنگ پھول لگاتا ہے اور پھر اس کی نشوونما (پالنا، پوسنا) کرتا ہے اس عمر میں عورت اولادآدم کی تعمیر کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

۳۶ سے ۴۰ سال کی عمر میں ایک ایسی چٹان کی طرح سے جو راہ میں آنے والی دیوار گرانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔

۴۱ سے ۶۰ سال کی عمر میں ایک ایسی کتاب ہے جو شہری تجربات سے مزین ہو یہ دوسروں کے راستوں کا صحیح تعین کرسکتی ہے۔ایک ایسا محل ہے جو پرانا سونا ہونے کے باوجود عظمتوں کی بلندی پر ہے۔

نصیحتیں

☆ غفلت کا سرمہ آنکھ سے صاف کرلو اس لئے کہ کل تم کو بھی مٹی کے نیچے سرمہ ہونا ہے۔
☆ سمجھنے اور سمجھانے کے باوجود جو لوگ اپنی اصلاح نہیں کرتے وہ یقیناً نقصان اٹھاتے ہیں۔
☆ دوسروں کا بھلا کرتے ہوئے تم یہ یقین رکھو کہ تم اپنا ہی بھلا کررہے ہو۔
☆ سنی سنائی بات کا کبھی اعتبار مت کرو۔
☆ دوست وہ ہے جو دوست کا ہاتھ پریشان حال اور تنگی میں پکڑے رہے۔
☆ محبت اور عداوت کبھی پوشیدہ نہیں رہتی۔
☆ نیکی ایک شمع ہے جو دوست اور دشمن دونوں کے گھر میں اجالا کرتی ہے۔
☆ سلسلہ نسب کسی کے واسطے باعث فخر نہیں ہوسکتا۔
☆ نسب کی فضیلت پر فخر کرنے والا احمق ہے۔
☆ اچھا لباس پہن کر گنوار اور جاہل لوگ بھی مہذب کہلا سکتے ہیں ۔ مہذب

ہو نہیں سکتے۔

☆ ناکامی کے بعد کامیابی حاصل ہوتی ہے شرط یہ ہے کہ ناکامی کے بعد مایوس نہ ہوا جائے۔

☆ جتنی محنت سے لوگ جہنم میں جاتے ہیں اس سے آدھی محنت سے جنت میں جا سکتے ہیں۔

☆ اگر دولت مندوں میں انصاف اور مفلسوں میں قناعت ہوگی تو دنیا سے بھیک مانگنے کی رسم اٹھ جائے گی۔

☆ ظاہری خوبصورتی پر مت جاؤ کیونکہ آگ دیکھنے میں سرخ ہے مگر اس کا جلا ہوا سیاہ ہوتا ہے۔

☆ بدلہ لینے سے پہلے یہ ضرور خیال کرلیں کہ تم اللہ کے نزدیک کتنے قصوروار ہو (قرآن شریف)

☆ انسان خود جیسا ہوتا ہے دوسروں کو ویسا ہی سمجھتا ہے۔(بائبل)

☆ حفظ مراتب کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔(پیغمبر اسلام)

☆ اطمینان قلب انسان کے لئے سب سے بڑی خوشی ہے۔(مہاتما بدھ)

☆ پیار ایک ایسی انمول دولت ہے جو ہر کسی کو میسر نہیں ہوتی (بائرن)

☆ عورت امرت بھی ہے اور زہر بھی (بارلوئڈ)

☆ نیک آدمی کے گھر بری عورت دنیا میں جہنم کے برابر ہے۔(شیخ سعدی)

☆ تقدیر کے سامنے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔

☆ رزق کی کمی یا زیادتی دونوں ہی برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔

ایک دوہہ کہا ہے کہ اے میرے پیٹ تو پیٹھ کیوں نہیں ہوگیا کیونکہ جب تو بھرا ہوتا ہے تو برے کام کرتا ہے اور خالی ہو تو بھی برے کام کرتا ہے۔

☆☆☆

ایک عجیب بات ہے کہ نیکی میں جتنی اکتاہٹ ہے بدی میں اتنی ہی رغبت ہے عالم عالم کو دیکھ کر شاعر شاعر کو دیکھ کر سادھو سادھو کو دیکھ کر جلتا ہے ایک دوسرے کی صورت نہیں دیکھنا چاہتا مگر چور چور کو دیکھ کر، شرابی شرابی کو دیکھ کر ہمدردی جتاتا اور مدد کرتا ہے۔ ایک پنڈت اگر ٹھوکر کھا کر گر پڑے تو دوسرے پنڈت جی اٹھانے کے بجائے دو ٹھوکریں اور لگائیں گے تاکہ وہ اٹھ ہی نہ سکیں۔

مگر ایک چور کو آفت میں دیکھ کر دوسرا چور اس کی آڑ لیتا ہے۔ بروں سے سب نفرت کرتے ہیں اس لئے بروں میں ایسی محبت ہے نیکی کی سارے لوگ تعریف کرتے ہیں اس لئے نیکوں میں مخالفت ہوتی ہے (منشی پریم چند)

☆ وقت اور عمر گنوانے کے بعد تجربہ حاصل ہوتا ہے یہ مفت میں نہیں ملتا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اولاد کو اچھے اخلاق سکھاؤ۔

☆ نظر اس وقت تک پاک رہتی ہے جب تک جھکی رہے۔

☆ ہر خوش حال گھرانہ دوسرے خوش حال گھرانوں سے لطف اندوزی حاصل کرتا ہے جبکہ غریب گھرانے اپنی ہی غربت کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

ہمارے استاد ہم کو اکثر چند باتوں کی نصیحت کرتے تھے مثلاً

☆ رات کوسونے سے پہلے پانی پی لو۔ پیشاب کرلواور دانت مانجھو۔ بعد غذا دونوں وقت پیشاب کرلیا کرو کبھی گردے کی بیماری نہیں ہوگی۔ منہ کی بدبو کا ہمیشہ خیال رکھو۔ اس سے انسان کی عزت میں فرق پڑتا ہے۔ الاچی ہری، سونف کھایا کرو، کبھی کبھی نمک اور پھٹکری سے دانت مانجا کرو۔ بدبو دور ہوجائے گی۔ پانی ہمیشہ بیٹھ کر پیا کرو اس سے کبھی گھٹنوں میں درد نہیں ہوگا۔ شام کا کھانا سونے سے ۳ گھنٹے پہلے کھالیا کرو۔ اور کھانے کے بعد پیدل ضرور چلا کرو، شام کو جلدی سوا اور صبح جلدی اٹھو اس عمل سے روحانی قوت بڑھتی ہے۔

☆ اس دور میں بچے انگریزی زبان کے ذریعہ تعلیم حاصل کررہے ہیں والدین کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے بچوں کو اردو زبان کی تعلیم دینے کا معقول انتظام کریں۔ اگر بچوں کو ابتداء میں ہی اردو زبان نہ سکھائی جائے تو بچے عمر بھر اردو سے نا آشنا ہی رہ جاتے ہیں۔ اگر ہم بچوں کو اردو نہ سکھائیں تو آنے والی نسل اس شعر کے ساتھ ہمارا انداق اڑائے گی۔

میں اپنے گھر میں آیا ہوں مگر انداز تو دیکھو

کہ اپنے آپ کو مانند مہمان لے کہ آیا ہوں

احسان بن دانش کی یہ رباعی بہت ہی اہم اور غور وخوض کرنے والی ہے

اپنے بے نور چراغوں کو ضیا دی جائے
نہ کہ ہمسایہ کی قندیل بجھا دی جائے
قبر کے چوکٹے خالی ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کونسی تصویر لگادی جائے

☆ ہتھوڑا کبھی کبھی نشانے سے چوک جاتا ہے لیکن تحفہ میں دیا ہوا گلدستہ کبھی نہیں چوکتا۔

☆ امیری غریبی دھوپ چھاؤں کی طرح سے آتی اور جاتی ہے۔

☆ جو کام صبر اور عقل سے ہوتا ہے وہ ہٹ دھرمی اور دھونس سے نہیں ہوسکتا۔

عورت

☆ جہاں عورت نہ ہو وہاں نیکی کے فرشتے نہیں آتے۔حضرت موسیٰؑ

☆ عورت اور محبت ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔حضرت عیسیٰؑ

☆ اگر عورت کے دل کو چیرا جائے تو صبر و تحمل برداشت اور قربانیوں کے سوا کچھ نہیں ہوگا

☆ عورت مرد کے لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح زندگی کے لئے سانس

☆ عورت اس شاخ کی مانند ہے جو ہوا کے نرم جھونکوں کے ساتھ جھکتی ہے۔اور طوفان کی سختی سے ٹوٹ نہیں سکتی۔

☆ عورت کا پیار اس جھیل کے مانند ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتی۔ایرانی کہاوت

☆ محبت میں عورت کی زبان نہیں اس کی آنکھیں بولتی ہیں۔بلکاری کہاوت

غلطی اور کمینہ پن کا فرق

مومن غلطی کرسکتا ہے مگر وہ کمینہ پن نہیں کرسکتا۔ غلطی جذبات سے مغلوب ہوکر وقتی طور پر ہوجائے پھر جب جذبہ ٹھنڈا ہوجائے تو آدمی کو اپنی غلطی کا احساس ہو وہ شرمندہ ہو کہ ایسا مجھ سے کیوں ہوگیا جس کے ساتھ غلطی ہوگئی ہے اس سے مل کر معافی مانگے اور اپنی غلطی کی تلافی کرلے اور اگر عملی تلافی کی صورت نہ ہوتو وہ اس کے لئے دعا کرے۔ کمینہ پن اس سے الگ چیز ہے کمینہ پن محض وقتی جذبہ کے تحت نہیں ہوتا وہ مستقل ذہن کے تحت ہوتا ہے کمینے آدمی کو اپنی غلطی پر شرمندگی نہیں ہوتی اس کے ذہن میں یہ نہیں آتا کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کرے بلکہ وہ مقابل کے آدمی کو اور زیادہ تکلیف پہونچا کر خوش ہونا چاہتا ہے اس پر جھوٹے الزام لگاتا ہے، اس کے خلاف سازش کرتا ہے، اس پر جھوٹے مقدمہ چلاتا ہے لوگوں کو اس کی طرف سے بدگمان کرتا ہے اس کے کئے ہوئے کام بگاڑنا چاہتا ہے یہ سب کمینہ پن کی صورتیں ہیں۔ آدمی اعتراف نہ کرے وہ حسد اور انتقام سے اٹھ کر نہ سوچ سکے ایسا آدمی خدا سے دور ہوتا ہے اور شیطان کے قریب۔

☆☆☆

نو جدید عجائبات عالم

ایک سوئس تنظیم نے 2001 میں جدید دنیا کے 7 عجائبات کے لئے دنیا بھر سے رائے مانگی۔ اس مقابلے میں ابتدائی طور پر 200 عجائبات شامل کئے گئے۔ یکم جنوری 2006 کو ان عجائبات کی تعداد کم کر کے 21 کر دی گئی۔

7 جولائی 2007 کو درج ذیل عجائبات عالم کا اعلان کیا گیا:

1- دیوار چین (6400 کلومیٹر دیوار، جو پانچویں صدی قبل مسیح سے سولھویں صدی عیسوی تک تعمیر ہوئی)۔

2- مسیح علیہ السلام کا مجسمہ (12 اکتوبر 1931 کو برازیل میں واقع مجسمہ سیاحوں کے لئے کھولا گیا)۔

3- ماچوپچو (پیرو میں واقع ایک قدیم پہاڑی)

4- روم کا کلوزیم (یہ اٹلی کا سب سے بڑا قدیم تفریحی مرکز ہے)

5- تاج محل۔ آگرہ (مغل بادشاہ شاہجہاں نے 1648 میں تعمیر کروایا)

6- چیچن اتزا (میکسیکو میں واقع "پری کولمبین" عہد کے آثار قدیمہ)

7- پٹیرا (اردن کے جنوب مغرب میں واقع قدیم آثار)

8- اہرام مصر (ان کی تاریخ تکمیل انداز 2680 قبل مسیح بیان کی جاتی ہے۔

9- ایفل ٹاور پیرس (فرانس)

مفلسی کے اسباب بزرگوں کے اقوال سے

☆ غسل خانہ میں پیشاب کرنا۔ ☆ ٹوٹی ہوئی کنگھی کرنا۔
☆ جھاڑو دیکر کچرا گھر میں رکھنا ☆ بایاں پیر میں پہلے پائجامہ پہننا
☆ مغرب عشا کے درمیان سونا ☆ مہمان آنے سے ناخوش ہونا
☆ دانت سے ناخون تراشنا ☆ دانتوں سے روٹی کترنا
☆ کھڑے ہوکر پائجامہ پہننا ☆ پھٹے کپڑے کو بدن پر سینا
☆ حرام کاری زنا کرنا ☆ بے وضو کلام پاک چھونا
☆ رات کے وقت سوال کرنے والے کو کچھ نہ دینا۔
☆ استنجا کرتے وقت باتیں کرنا۔ ☆ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا
☆ حالتِ جنابت میں کھانا کھانا۔ ☆ بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا پینا۔
☆ لہسن پیاز کے چھلکے جلانا ☆ چراغ کو منہ سے پھوک کر بجھانا۔
☆ اوندھے جوتے سیدھے نہ کرنا۔ ☆ جھوٹی قسم کھانا۔
☆ صبح سورج نکلتے تک سونا ☆ درخت کے نیچے پیشاب کرنا
☆ برہنہ ہوکر سونا ☆ قبرستان میں ہنسنا
☆ مکڑی کا جالا گھر میں رہنا۔ ☆ رات کو جھاڑو دینا۔
☆ قمیض کے دامن سے ہاتھ پوچھنا

اسلامی مہینے

محرم الحرام ☆	صفر المظفر ☆	ربیع الاول
ربیع الآخر ☆	جمادی الاول ☆	جمادی الآخر
رجب المرجب ☆	شعبان المعظم ☆	رمضان المبارک
شوال المکرّم ☆	ذی قعدہ ☆	ذی الحجہ

☆☆☆

گیارہ نصیحتیں

حضرت خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ کتّے میں گیارہ خصلتیں ہیں اور ہر مومن کو اختیار کرنی چاہئے۔

۱- وہ بھوکا رہتا ہے پھر بھی خاموش رہتا ہے۔ یہ صالحین کے آداب میں سے ہے

۲- تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے۔ یہ علامت صابرین میں سے ہے۔

۳- اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا۔ یہ علامت متوکلین میں سے ہے۔

۴- وہ رات کو بہت کم سوتا ہے۔ یہ صفات شب بیداری میں سے ہے

۵- وہ جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔ یہ صفات ذاکرین میں سے ہے

۶- وہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا وہ اس پر جفا کرے یا مارے۔ یہ علامت مریدان صادقین میں سے ہے۔

۷- تھوڑی جگہ پر راضی ہو جاتا ہے۔ یہ علامت متواضعین میں سے ہے۔

۸- اس کی جگہ پر کوئی قبضہ کر لے تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔

۹- اس کو ماریں یا ڈانٹیں خاموش رہتا ہے ٹکڑا ڈالیں تو فوراً آجاتا ہے۔ مار یا ڈانٹ کا کینہ نہیں رکھتا۔ یہ علامت خاشعین میں سے ہے۔

۱۰- کھانا سامنے رکھا ہو تو دیکھتا ہے اور دور بیٹھا رہتا ہے۔ یہ علامت مسکین میں سے ہے۔

۱۱- کسی مکان سے چلا جائے تو پھر اس کی طرف واپس نہیں آتا ہے۔ یہ علامت فخر ویش میں سے ہے۔

غور کریں کیا ان صفات میں سے کوئی صفت ہم میں موجود ہے۔

شوہر کو نصیحت

☆ وقتاً فوقتاً اپنی بیوی کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ خریدتے رہو کیونکہ وہ اس سے بہت خوش ہوتی ہے۔

☆ بیوی سے جو وعدہ کرو پورا کرو۔

☆ رنج سے منہ لپیٹ کر نہ پڑ جایا کرو کیونکہ بیوی اسے ناپسند کرتی ہے۔ اپنی تکلیف اس سے بیان کرو اور بشاش ہو جاؤ۔

☆ ہمیشہ محبت کا اظہار کرو کیونکہ عورت کی اس میں خوشی ہے، اگرچہ وہ کتنی ہی بوڑھی کیوں نہ ہو گئی ہو۔

☆ اگر بیوی ذہین اور تعلیم یافتہ نہیں ہے تو اس کی تحقیر مت کرو کیونکہ خانہ داری کے لئے ذہانت سے زیادہ عورت کے انتظام کی ضرورت ہے۔

☆ بیوی کے روبرو اپنی عظمت ولیاقت کا ہمیشہ چرچا نہ کرو۔ وہ آخر کار اسے تمہاری بیوقوفی سمجھنے لگے گی۔

☆ بیوی سے کم سخن نہ ہو کیونکہ اس سے اس کے دل میں شکوک پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کھانے کی زیادہ مذمت نہ کرو ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ بیوی تمہاری پسند اور ناپسند کا خیال چھوڑ دے گی۔

☆ ہمیشہ اپنی ہی بات منوانے کی ضد نہ کرو بلکہ بیوی کی بھی ضد مانو۔

☆ ہمیشہ بیوی کو اس نظر سے نہ دیکھو کہ وہ تمہاری اولاد کی ماں ہے کیونکہ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تم سے بے پرواہ ہو کر بچوں کی ہو رہے گی۔

☆ غیروں کے سامنے بیوی کو کبھی نہ ڈانٹو، کیونکہ وہ زندگی بھر اسے یاد رکھے گی۔

والدہ کی نصیحتیں

یمن میں حارث بن عمرو الکندی نام کا ایک بادشاہ گزرا ہے۔ ایک دن اسے اطلاع ملی کہ عوف کندی نامی سردار کی لڑکی غیر معمولی طور پر حسین وجمیل ہے بادشاہ نے اسی کی برادری کی عصام نامی ایک عورت کو حال معلوم کرنے بھیجا۔ وہ لڑکی کی والدہ کے پاس پہونچی جس کا نام امامہ بنت حارثہ تھا اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

وہ اسے اپنی لڑکی کے پاس لے گئی اور کہا کہ یہ تیری خالہ ہے جو تجھ سے

ملنے اور تیرے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئی ہے۔اس سے کھل کر بات کر اور کوئی بات اس سے نہ چھپانا۔ وہ عورت اس لڑکی کو دیکھ کر اس کے حسن و جمال اور سلیقہ مندی کی قائل ہوگئی۔ واپس آ کر بادشاہ سے صورتحال بیان کردی اور اس کی بہت تعریف کی ۔ یہ سن کر بادشاہ نے اس کے باپ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ اس کے ساتھ بادشاہ کی شادی ہوگئی، رخصتی کے وقت جب دلہن کو پالکی میں بٹھا کر خاوند کے گھر لے جانے کا مرحلہ آیا تو ماں نے اسے چند نصیحتیں کیں۔اس نے کہا اے بیٹی !اگر نصیحت کسی کے عقل واعلیٰ نسب کی وجہ سے کی جاتی تو میں اسے ضرور چھوڑ دیتی اور تجھ سے چھپاتی۔مگر یہ عقلمند کے لئے یاددہانی کے طور پر اور بے سمجھ کے لئے بطور تنبیہ کی جاتی ہے اس لئے میں تجھے نصیحت کررہی ہوں۔اے میری بیٹی !اگر عورت اپنے والدین کی دولتمندی اور ان کی والہانہ محبت کی وجہ سے مستغنیٰ ہوتی تو سب سے زیادہ میں اپنے خاوند سے لاپروا اور مستغنیٰ ہوتی مگر ایسا نہیں بلکہ جس طرح عورتوں کے لئے مرد پیدا کئے گئے ہیں بالکل اسی طرح عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔اے بیٹی! تو ایک غیر مانوس ماحول اور وطن سے دور ایسے ماحول میں جارہی ہے جسے تو نہیں جانتی۔ایک ایسے ساتھی کے ہاں تجھے جانا ہے جس کے ساتھ تو مانوس نہیں جبکہ وہ تیرا مالک بن جائے گا۔لہذا تو اس کی لونڈی بن جانا اس طرح وہ تیرا غلام بن جائے گا۔

اس سلسلے میں تو میری دس باتیں یادرکھنا:

☆ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ قناعت اور سادگی سے زندگی گزارنا۔

☆ اس کی بات غور سے سننا اور اطاعت کرنا کیونکہ قناعت میں دل کو راحت پہونچتی ہے اور اطاعت وفرمانبرداری میں مالک (خاوند) خوش ہوتا ہے۔

☆ تیسری بات یہ کہ تجھ سے خاوند کی مرضی کے خلاف کوئی بات سرزد نہ ہو۔

☆ تیرا خاوند تجھے صاف ستھرے اور مہکتے لباس میں ملبوس ہی دیکھے۔ اے میری بیٹی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ عطر کی عدم موجودگی میں پانی سب سے خوشبودار ہے اس سے نہا اور بناؤ سنگار کر، حسن پیدا کرنے کے لئے تیرے پاس سرمہ موجود ہے، اس سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں۔

☆ پانچویں بات یہ کہ اس کے کھانے کے وقت کا خیال رکھ۔

☆ سونے کے وقت بھی اس کے آرام کا خیال رکھ کیونکہ بھوک کی شدت ناقابل برداشت ہوتی ہے اور نیند سے اچانک جاگنا غصے کا سبب ہوتا ہے۔

☆ ساتویں بات یہ کہ اس کے مال کی حفاظت کرنا ہے۔

☆ آٹھویں نصیحت یہ ہے کہ اس کے رشتے داروں اور خاندان کا لحاظ رکھنا کیونکہ مال کی حفاظت حسن ترتیب اور رشتے داروں اور خاندان کی رعایت حسن انتظام کی علامت ہے۔

☆ نویں یہ کہ اس کے رازوں کو ظاہر نہ کرنا۔

☆ دسویں یہ کہ اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ اگر تو نے اس کے راز کو ظاہر کر دیا تو سزا سے نہ بچ سکے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کے غصے کو بھڑکا دے گی۔

جب لڑکی اپنے خاوند کے پاس پہنچی تو اس نے اپنی والدہ کی نصیحتوں کے مطابق عمل کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے خاوند کا اعتماد حاصل کر لیا اور بڑی عزت پائی۔

اگر وہ خواب ہے تعبیر کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
سو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے درد کی گاہک ہے چشمِ ناز اس کی
سو ہم بھی اس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کو بھی ہے شعر و شاعری سے شغف
سو ہم بھی معجزے اپنے ہنر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات اسے چاند تکتا رہتا ہے
ستارے بام فلک سے اتر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنو ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے حشر ہیں اس کی غزال سی آنکھیں
سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات سے بڑھ کر ہیں کاکلیں اس کی
سنا ہے شام کو سائے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کی سیہ چشمگی قیامت ہے
سو اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے لبوں سے گلاب جلتے ہیں
سو ہم بہار پہ الزام دھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے آئنہ تمثال ہے جبیں اس کی
جو سادہ دل ہیں اسے بن سنور کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب سے حمائل ہیں اس کی گردن میں
مزاج اور ہی لعل و گہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے چشمِ تصور سے دشتِ امکاں میں
پلنگ زاویے اس کی کمر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے بدن کی تراش ایسی ہے
کہ پھول اپنی قبائیں کتر کے دیکھتے ہیں

وہ سرو قد ہے مگر بے گل مراد نہیں
کہ اس شجر پہ شگوفے ثمر کے دیکھتے ہیں

بس اک نگاہ سے لٹتا ہے قافلہ دل کا
سو رہروانِ تمنا بھی ڈر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے شبستاں سے متصل ہے بہشت
مکیں ادھر کے بھی جلوے ادھر کے دیکھتے ہیں

رکے تو گردشیں اس کا طواف کرتی ہیں
چلے تو اس کو زمانے ٹھہرے کے دیکھتے ہیں

کسے نصیب کہ بے پیرہن اسے دیکھے
کبھی کبھی در و دیوار گھر کے دیکھتے ہیں

کہانیاں ہی سہی سب مبالغے ہی سہی
اگر وہ خواب ہے تعبیر کر کے دیکھتے ہیں

اب اس کے شہر میں ٹھہریں کہ کوچ کر جائیں
فرازؔ آؤ ستارے سفر کے دیکھتے ہیں

احمد فرازؔ

مسلمانوں

عزیز فاروقی (سیہور)

آواز دے رہا ہے زمانہ کدھر ہو تم　　دنیا بدل چکی ہے مگر بے خبر ہو تم

راہِ ہدا سے ہو کے گریزاں ذلیل ہو　　تقلیدِ مشرکیں کے سبب خیرہ سر ہو تم

مشرک سبھی ہیں ایک پئے اغراضِ مشترک　　اتنے ہو منتشر کہ چراغ سحر ہو تم

قرآن پڑھ کے کرتے ہو اعمال سے نفی　　اعمال کے لحاظ سے کیا فقیر ہو تم

اکل حلال سے نہیں اک ذرہ واسطہ　　مومن پدر کے آج منافق پسر ہو تم

سجدے ہیں بے خلوص دعائیں بھی بے اثر　　دنیا کما کے دعویٰ مشرف بشر ہو تم

جوتے کی طرح آج بدلتے ہو بیویاں　　ڈھاتے ہو ہم پہ ظلم کیسے مسلماں مگر ہو تم

تعمیر ہو رہیں مساجد اگرچہ خوب　　آتے ہیں کتنے وقت سحر با خبر ہو تم

دریا دلی دکھاتے ہو شادی کے جشن میں　　امداد بیوگان میں لیکن صفر ہو تم

اعمال پر بھی اپنے ذرا ڈال لو نظر　　پھر سوچنا کے وارث حضرت عمر ہو تم

محروم التفات ہیں صد حیف آج بھی　　ماں باپ بے سہارا مگر خوش بسر ہو تم

آپس میں لڑ کے خود کو بہادر سمجھ لیا　　ظالم سے لوہا لینے میں بزدل مگر ہو تم

سٹے جوئے کے عادی مگر اس کے ساتھ ہی　　معروف سجدہ ریزی میں شام وسحر ہو تم

کرفیو لگا تو ہوگئیں ویران مسجدیں　　خائف ہو جبکہ خادم خیرالبشر ہو تم

افعال بدگنائیں کہاں تک جناب کے　　شیطانیت کی راہ کے اب راہ بر ہو تم

حالات کہہ رہے ہیں تباہی قریب ہے　　قہرِ خدا جو دیکھے وہی بدنصیب ہے

غزل

محمد ادریس حامد بھوپالی

یہ کیوں گہن سا لگ گیا ہے آفتاب میں
چہرا چھپا لیا ہے کسی نے نقاب میں

روشن ہے اس کے نور سے یہ ساری کائنات
جلوے ہیں اس کے آفتاب وماہتاب میں

جتنے بھی بادہ نوش تھے جنت میں جاچکے
زاہد پھنسے ہوئے ہیں حساب وکتاب میں

دامن پہ اپنے اتنے گناہوں کے داغ ہیں
جائیں گے کس طرح سے خدا کی جناب میں

ویسے ہمارا سارا چمن پھونک ڈالتے
یہ کیا، کیا کہ آگ لگا دی شراب میں

سمجھے تھے ہم کہ بھول چکے ہیں اسے مگر
اب تک بسا ہے وہ دل خانہ خراب میں

بدلے گا عنقریب ہی یہ نظم گلستاں
اب دیر کچھ نہیں ہے انقلاب میں

مایوس اتنے آپ تو حامد کبھی نہ تھے
پھر کیوں بڑھاپا آگیا عہد شباب میں

اسلامی مہینوں کی وجہ تسمیہ

اسلامی مہینوں کے ناموں کو تو ہم جانتے ہیں، لیکن کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ ان مہینوں کے یہ نام کیسے پڑے۔نہیں نا۔تو آؤ جانے ان کے بارے میں۔

محرم الحرام:-اس مہینہ کا نام محرم الحرام اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس مہینہ میں زمانۂ جاہلیت میں جنگ کرنا حرام تھا۔اسی وجہ سے اس مہینہ کا نام محرم الحرام رکھا گیا۔

صفر المظفر :-کو صفر کیوں کہتے ہیں؟ اس لئے کہ یہ ماخوذ ہے صفر بکسر الصاد سے بمعنیٰ خالی ہونا۔ چونکہ زمانۂ جاہلیت میں ماہ محرم الحرام میں جنگ کرنا حرام تھا۔اس لئے ماہ صفر میں لوگ اپنے گھروں سے نکل جایا کرتے تھے۔اور انکے گھر خالی پڑے رہتے تھے اس لئے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام صفر المظفر رکھا گیا۔

ربیع الاول:-کو ربیع الاول اس لئے کہتے ہیں کہ جب اس مہینہ کا نام کا نمبر آیا تو یہ مہینہ فصل ربیع (موسم بہار) کے شروع میں واقع ہوا۔اس وجہ سے اس مہینہ کا نام ربیع الاول رکھا گیا

ربیع الآخر :-کو ربیع الآخر اس لئے کہتے ہیں کہ جب اس مہینہ کا نام لوگ رکھنے لگے تو اس مہینہ کا نمبر موسم بہار کے آخر میں آیا۔اس وجہ سے اس مہینہ کا نام ربیع الآخر رکھا گیا۔

جمادی الاول :-کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ماخوذ ہے جمود سے جس کے معنیٰ جم جانے کہ ہیں اور جب اس مہینہ کا نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ سردی کے آغاز میں واقع ہوا۔ چونکہ بے وجہ سردی ہر چیز میں جمود آجاتا ہے۔اس لئے اس مہینہ کا نام جمادی الاول رکھ دیا گیا۔

جمادی الآخر :-کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب اس مہینہ کا نام رکھنے کا نمبر آیا تو موسم

سَر مار خصت ہونے کی تیاری کر رہا تھا۔اس وجہ سے اس مہینہ کا نام جمادی الآخر رکھ دیا گیا۔

رجب المرجب: -کو رجب اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ماخوذ ہے ترجیب سے جس کے معنیٰ ہے تعظیم کرنا......، چونکہ اس مہینہ کو اہل عرب بہت تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔اس وجہ سے اس مہینہ کا نام رجب المرجب رکھا گیا۔

شعبان المعظم :-کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شعبان ماخوذ ہے شعب یشعبُ سے جس کا معنیٰ ہے۔نکلنا، ظاہر ہونا، پھوٹنا......، چونکہ اس مہینہ میں چیز کثیر پھوٹتی ہے اور پھلتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تقدیری کام الگ الگ پڑ جاتے ہیں۔اس وجہ سے اس مہینہ کا نام شعبان المعظم رکھا گیا۔

رمضان المبارک :- کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ماخوذ ہے رمض سے جس کے معنیٰ ہے جلنے کے......، چونکہ یہ مہینہ بھی گناہوں کو جلا دیتا ہے۔اس لئے اس مہینہ کا نام رمضان المبارک رکھا گیا۔

شوال المکرم :-کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ موخوذ ہے شوال سے بمعنیٰ باہر نکلنا، چونکہ اس مہینہ میں اہل عرب سیر و سیاحت کے لئے گھروں سے باہر جایا کرتے تھے ۔اس مناسبت سے اس مہینہ کا نام شوال رکھ دیا گیا۔

ذی القعدہ : -اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ماخوذ ہے دو معنیٰ والا اور قعدہ یعنی بیٹھ جانا چونکہ اس مہینہ میں اہل عرب اشہر حروم میں محارم کا ارتکاب کرنے سے بیٹھ جاتے تھے۔اس لئے اس مہینہ کا نام ذی القعدہ رکھ دیا گیا۔

ذی الحجہ : -کی وجہ تسمیہ یہ ہیں کہ یہ ماخوذ ہے حجہّ بکسر الحا دیعنیٰ سال کے آخر میں چونکہ یہ مہینہ آتا ہے۔اور اس ماہ پر سال کی تکمیل ہوتی ہے۔اس وجہ سے اس مہینہ کو ذی الحجہ کہتے ہیں۔اس ماہ میں حج ہوتا ہے۔☆

امن بحال

شہر کے جتنے بھی بدمعاش ،لٹیرے، چور، اچکے پندرہ دن کے اندر اندر گرفتار کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ پرانے ملزمان کے بارے میں پوری طرح پتہ کر کے بتاؤ؟ یہ بات ضلع کے ایس ایس پی نے ایک پولس میٹنگ میں کہی۔

ٹھیک پندرہ دن کے بعد ایس ایس پی نے پوچھا ''کیا سارے آدمی پکڑ لئے ہیں شہر میں امن بحال ہو گیا ہے؟''

ایس پی اور ڈی ایس پی نے کہا جناب! اپنے شہر کے اندر کوئی بھی بدمعاش،لٹیرے، چور،اچکےاور کوئی پرانا ملزم نہیں رہا۔

ایس ایس پی نے خوش ہو کر کہا'' شاباش،شاباش'' سبھی گرفتار کر لئے ہیں؟

''نہیں جناب! ایسا نہیں ہے وہ سب کسی نہ کسی الیکشن میں کامیاب ہو کر منافع بخش عہدوں پر فائز ہو گئے ہیں۔

☆☆☆

انمول موتی

☆ سکھ اور دکھ جسم کے لباس ہیں۔ یہ ایسے لباس ہیں جو ہر انسان کو کبھی نہ کبھی پہننے ہی پڑتے ہیں۔

☆ شان اس بات میں نہیں ہے کہ آپ گرتے ہیں۔شان اسی بات میں ہے کہ جب بھی آپ گریں تب اٹھ کر کھڑے ہو جائیں۔

☆ جب ارادہ بازی جیتنے کا ہو تب ہر چال سوچ سمجھ کر چلنی چاہئے۔

☆ جب تک دولت کماتے ہو سب خوش رہتے ہیں، بڑھاپے میں کوئی پوچھتا نہیں۔

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو یہ سوچنا چھوڑ دو کہ میں بدقسمت ہوں۔ دنیا میں دیوالیہ وہ ہے جو ہمت ہار بیٹھتا ہے۔

☆ پڑوسی وہ اچھا ہے جس کے دل میں اپنے پڑوسی کے لئے ہمدردی ہو۔

☆ تن کا پیٹ تو بھرا جا سکتا ہے من کا پیٹ بھرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

☆ مصیبت کے وقت بیوی ہی آدمی کا پورا ساتھ دیتی ہے اور کوئی نہیں۔

☆☆☆

اقوال زریں

☆ سمندر کی کیا طاقت ہے ایک ایک بوند سے تو وہ بنتا ہے۔ اسی طرح ملک بھی ایک ایک آدمی سے بنتا ہے۔

☆ پیار کبھی دعویٰ نہیں کرتا، لیتا نہیں سدا دیتا ہے۔ پیار برداشت کرتا ہے مخالفت کبھی نہیں کرتا نہ بدلا ہی لیتا ہے۔

☆ مصیبت کی گھڑی ہی بڑے انسانوں کی درسگاہ ہے۔

☆ مذہب کی بنیاد سچ اور عدم تشدد ہے۔

☆ کوئی مذہب لوگوں کو الگ کرنے کے لئے نہیں بلکہ جوڑنے کے لئے ہے۔

☆ بزدل آدمی کبھی نیک سیرت نہیں ہو سکتا۔

☆ محبت روح کا گلاب ہے جو گناہ کی دھوپ میں مرجھا جاتا ہے (افلاطون)

☆ عورت کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہے مگر عورت کے بغیر زندگی بسر کرنا

اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

☆ اے مولا اگر میں دوزخ کے خوف سے تیری عبادت کرتی ہوں تو مجھے دوزخ کی آگ میں جلادے اگر جنت کی خواہش میں عبادت کروں تو مجھ پر جنت کا دروازہ بند کردے (رابعہ بصری)

☆ محبت کی زندگی کا محض ایک واقعہ ہے لیکن عورت کی پوری زندگی ایک داستان

☆ تعلیم انسان کو بولنا سکھا دیتی ہے لیکن یہ نہیں سکھاتی کہ کیا اور کتنی دیر بولا جائے (شیخ سعدی)

☆☆☆

کام کی باتیں

☆ غصہ کا بہترین علاج خاموشی ہے۔

☆ حکمت وہ خزانہ ہے جو کبھی خالی نہیں ہوتا۔

☆ حرام کی کمائی سے فقیری بہتر ہے۔

☆ تجربہ کار کا علم اور مومن کا یقین بڑھتا رہتا ہے۔

☆ سونے سے پہلے قضائے حاجت ضرور کرلو۔

☆ جو شخص دنیا کی محبت زیادہ رکھے گا فقیر اور محتاج مرے گا۔

☆ جاہل اپنا خود دشمن ہے تو دوسروں کا کیونکر دوست ہوسکتا ہے۔

☆ بھوک کی زیادتی سے پرہیز کرو یہ آدمی کے لئے جان لیوا ہے۔

لگن وقابلیت

ایک غریب لڑکا برتن صاف کرنے کا کام کرتا تھا جب کبھی وقت ملتا تو پتھر توڑنے والوں کے پاس چلا جاتا تھا اس کی ایک تعریف یہ بھی تھی جو کام بھی کرتا پوری لگن سے کرتا۔ وہ پتھر بھی پوری لگن کے ساتھ توڑتا تھا۔

ایک دفعہ بڑے بڑے لوگوں کو دعوت دی گئی اس موقع پر ایک کیک بنوایا گیا۔ لیکن میز پر رکھتے ہوئے وہ ٹوٹ گیا مہمانوں کے آنے کا وقت ہو رہا تھا اور لڑکے کا مالک بڑا پریشان تھا تب اس لڑکے نے مکھن کے ٹکڑے سے شیر کا منہ بنا کر کیک پر چپکا دیا۔ شیر کا منہ اتنا خوبصورت بنا تھا کہ مالک خوش ہو گیا تھا۔ مہمانوں نے بھی اس کی تعریف کی اس کے فن سے متاثر ہو کر اسے اعلیٰ تعلیم دلوائی وہ لڑکا تھا مشہور آرٹسٹ انٹونیو کانوا۔ اس نے دنیا کی مشہور وینس کی مورتی بنا کر دنیا بھر میں اٹلی کا نام روشن کیا۔ یہ سب اس کی لگن کا پھل تھا جو اس مقام تک پہنچ سکا۔ ☆

شادی

☆ شادی کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔
☆ شادی دو دلوں کا سودا نہیں دو دلوں کا ملاپ ہے۔
☆ شادی زندگی کا سب سے بڑا جوا ہے۔
☆ شادی ایک ایسا لڈو ہے جو کھائے سو پچھتائے جو نہ کھائے وہ بھی پچھتائے۔
☆ شادی کا معاملہ تو دراصل پہلے سے ہی آسمان میں طے ہو چکا ہوتا ہے۔ عمل زمین پر ہوتا ہے۔
☆ شادی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو لیکن جب کر لو تو دل وجان سے ثابت قدم رہو۔

☆ اندھی جوانی شادی کے معاملہ میں ٹھوکر کھا سکتی ہے لیکن تجربہ کار بڑھاپا مشعل راہ بن سکتا ہے اسلئے شادی کے معاملہ میں ماں باپ کا مشورہ ہی اچھا ہوتا ہے۔

☆ شادی کی بنیاد پیسہ نہ بناؤ بلکہ اس کی بنیاد مذہب پر رکھو۔

☆ عورت فاحشہ مت اپناؤ چاہے حور ہو راستہ صاف پکڑو چاہے دور ہو۔

☆☆☆

خیالات

☆ تمہارے خیالات گھٹیا ہیں تو خوشحالی آپ سے دور ہی رہے گی۔

☆ خوش رہو سب سے نرمی سے پیش آؤ۔ آپ کی زندگی میں بدلاؤ آجائے گا۔

☆ برے آدمی کھانے کے لئے زندہ ہیں بھلے آدمی زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں۔

☆ خود اعتمادی کامیابی کی کنجی ہے۔

☆ نیکی اور ایمانداری سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ دنیا بھر کی دولت خرچ کرنے پر بھی نہیں مل سکتی۔

☆ تھوڑی سی واہ واہ کے لئے زیادہ خرچہ آپ کے لئے دردسر بن جائے گا اور پریشان بھی ہونا پڑے گا۔

☆ ساری دنیا کو بدلنا ایک تصور ہے اس لئے خود کو ہی بدل لیں۔

☆ اپنا چہرہ سورج کی طرف رکھو آپ کو سایہ نظر نہیں آئے گا۔

☆ ماننے والی بات ہو تو بلا جھجھک مان لو فضول بحث مت کرو۔

☆☆☆

انمول تحفہ
مکان نمبر۔ اے ۳۴، گنوری مین روڈ، بھوپال